171053 ـ باپ مہر ادا كرنے سے عاجز ہو تو كيا بيٹا اپنے باپ كا مہر ادا كر سكتا ہے ؟

سوال

كچھ اسباب كى بنا پر ميرے والد صاحب ميرى والدہ كى ابھى تك مہر ادا نہيں كر سكے، اور اب والد صاحب كوئى كام كاج بھى نہيں كرتے كيونكہ ريٹائر ہو چكے ہيں، تو كيا ميں اپنے والد صاحب كو كچھ رقم دے سكتا ہوں تا كہ وہ ميرى والدہ كو مہر ادا كر ديں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

پہلى بات تو يہ ہے كہ مہر بيوى كا اپنے خاوند پر حق ہے جب خاوند بيوى كے ليے مہر مقرر كر دے اور پھر وہ مہر ادا كرنے پر قادر نہ ہو تو وہ باقى قرض كى طرح خاوند كے ذمہ قرض شمار ہوگا، ليكن اگر بيوى اپنى مرضى سے خاوند كو مہر معاف كر ديتى ہے تو پھر خاوند برى الذمہ ہو جائيگا، كيونكہ يہ عورت كا حق تھا اور اس نے اپنا حق ساقط كر ديا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم عورتوں كو ان كے مہر خوشدلى سے ادا كرو، پھر اگر وہ اس ميں سے كوئى چيز تمہارے ليے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائيں تو اسے كھا لو، اس حال ميں كہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4).

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب عورت مہر لينے كے بعد خاوند كو اپنا سارا يا مہر كا كچھ حصہ معاف كر دے تو اس كے ليے اپنے مال ميں ايسا كرنا جائز اور صحيح ہے، ہمارے علم كے مطابق تو اس ميں كوئى اختلاف نہيں ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

الا يہ كہ وہ اسے معاف كر ديں .

يعنى بيوياں معاف كر ديں.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4). ... انتہی

ماخوذ از: المغنی ابن قدامہ (7 / 196).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا مہر قرض شمار ہوتا جس کی ادائیگی کرنا واجب ہے یا قرض شمار نہیں ہوتا ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" بیوی کے لیے جو مہر مقرر کیا گیا ہے وہ رخصتی و دخول یا وفات کی صورت میں مکمل ادا کرنا واجب ہے، اور اگر دخول و رخصتی سے قبل عورت کو طلاق دی جائے تو مہر مقررہ کا نصف عورت کو دیا جائیگا.

دونوں حالتوں میں ہی عورت کے لیے جو مہر واجب ہے وہ خاوند کے ذمہ قرض ہے اس کی ادائیگی واجب ہے، الا یہ کہ عورت اپنی رضامندی و خوشی سے سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو یہ ساقط ہو جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں چھونے (دخول و رخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف انہیں دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور تم معاف کر دو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، اور بے شك اللہ اس کو جو تم کر رہے خوب دیکھنے والا ہے البقرۃ (237).

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے:

اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4). انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن سلیمان بن منیع.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19 / 57).

دوسری بات یہ ہے کہ:

بیٹے کے لیے اپنے باپ کا قرض ادا کرنا جائز ہے، چاہے وہ مہر ہو یا قرض... چاہے والد کام کاج سے عاجز ہو یا غیر عاجز لیکن اگر عاجز ہو تو پھر اس حالت میں بیٹی کے اس کا قرض زکاۃ سے بھی ادا کرنا جائز ہوگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39175) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .